آیات نمبر 215 تا 218 میں مال کی خیرات، جہاد کی فرضیت اور محترم مہینوں میں جنگ کے بارے میں لوگوں کی طرف سے رسول اللہ ﷺ سے پوچھے گئے سوالوں کے اللہ کی طرف سے جواب۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ۬ لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ اللہ کے راستے میں کیا خرچ کریں قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ آپ فرما دیجئے کہ تم جس قدر بھی چاہو مال خیر کے لئے خرچ کرو، اس کے حق دار تمہارے ماں باپ ہیں اور قریبی رشتہ دار ہیں اور یتیم ہیں اور محتاج ہیں اور مسافر ہیں [تفصیل کے لئے: ضمیمہ -- والدین کے حقوق] وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾ اور جو کار خیر بھی تم کرو گے بیشک اللہ اسے خوب جانتا ہے كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ اللہ کے راستے میں جہاد تم پر فرض کر دیا گیا ہے اور وہ تمہیں اب ناگوار محسوس ہو رہا ہے وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ اور ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو لیکن وہی تمہارے حق میں بہتر ہو، اور یہ بھی ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو لیکن وہ حقیقتاً تمہارے لئے نقصان دہ ہو وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۶﴾ۧ اور ہر چیز کی حقیقت کو صرف اللہ ہی خوب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے رکوع [۲۶] يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ اے نبی ﷺ لوگ آپ سے

پوچھتے ہیں کہ حرمت والے مہینوں میں جنگ کرنا کیسا ہے آپ فرما دیجئے کہ ان
مہینوں میں لڑنا بہت بڑا گناہ ہے وَ صَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ كُفْرٌۢ بِهٖ وَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَ اِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَ الْفِتْنَةُ
اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ لیکن اللہ کی راہ سے روکنا اور اس سے کفر کرنا اور لوگوں کو
مسجدِ حرام یعنی خانہ کعبہ میں جانے سے روکنا اور اس کے باشندوں کو وہاں سے نکالنا،
اللہ کے نزدیک اس سے بھی بڑا گناہ ہے، اور اللہ کے نزدیک یہ شر انگیزی قتل سے
بھی بڑھ کر ہے وَ لَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ
اسْتَطَاعُوْا ؕ اور یہ کافر تم سے ہمیشہ لڑتے رہیں گے تاکہ اگر ان کا بس چلے تو وہ
تمہیں تمہارے دین سے واپس پھیر دیں وَ مَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ
فَيَمُتْ وَ هُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ وَ
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾ اور تم میں سے جو شخص اپنے
دین سے پھر جائے اور حالت کفر ہی میں مر جائے تو ایسے لوگوں کے دنیا و آخرت میں
سب اعمال ضائع ہو جاتے ہیں، اور یہی لوگ جہنمی ہیں وہ اس جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ
رہیں گے دنیا میں اعمال کا ضائع ہونا یہ ہے کہ اس کا بیوی سے نکاح قائم نہیں رہتا، اگر اس کا کوئی
مورث مسلمان مرے اس شخص کو میراث کا حصہ نہیں ملتا، حالت اسلام میں نماز و روزہ جو کچھ کیا
تھا سب کالعدم ہو جاتا ہے مرنے کے بعد جنازہ کی نماز نہیں پڑھی جاتی مسلمانوں کے قبرستان میں
دفن نہیں کیا جاتا اور آخرت کا نقصان یہ ہے کہ عبادات کا ثواب نہیں ملتا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے
دوزخ میں داخل ہوتا ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِيْ

سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۱۸﴾ بیشک

جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے اللہ کے راستے میں ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا تو جان لو کہ یہی لوگ اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں، اور اللہ بڑا بخشنے والا اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے

آیات نمبر 219 تا 223 میں شراب وجوا، یتیموں اور حیض کے بارے میں لوگوں کی طرف سے رسول اللہ ﷺ سے پوچھے گئے سوالوں کے اللہ کی طرف سے جواب، نیز مشرک مردوں اور مشرک عورتوں سے نکاح پر پابندی کی ہدایت ہے

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ ؕ اے نبی ﷺ لوگ آپ سے شراب اور جوئے کا حکم دریافت کرتے ہیں قُلْ فِيْهِمَاۤ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ ؗ وَ اِثْمُهُمَاۤ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ آپ فرمادیجئے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لئے کچھ دنیاوی فائدے بھی ہیں مگر ان دونوں کا گناہ ان کے فائدہ سے بہت زیادہ ہے شراب اور جوئے کی حرمت تین مرحلوں میں نازل کی گئی، پہلے مرحلہ میں تنبیہ کی گئی دوسرے مرحلہ میں نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے پر پابندی لگائی گئی اور تیسرے مرحلہ میں مکمل پابندی لگادی گئی۔ یہ پہلے مرحلہ کی آیت ہے جہاں یہ تنبیہ کردی گئی ہے کہ ان کا گناہ ان کے فائدہ سے بہت زیادہ ہے وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ۬ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۙ۝۲۱۹ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ اور لوگ آپ سے یہ بھی پوچھتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں کیا خیرات کریں؟ آپ فرما دیجئے کہ جو مال بھی ضرورت سے زیادہ ہے، اللہ تعالیٰ اس طرح تمہارے لئے اپنے احکام کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم دنیا اور آخرت کے معاملات میں غور و فکر کرو یہ ترغیب زکوۃ کے علاوہ ہے جو کہ لازمی اور فرض ہے، حقیقت یہ ہے کہ مال و دولت اللہ ہی کی جانب سے عطا کیا جاتا ہے اور اس کا مقصد امتحان ہے۔ انسان کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ اس میں سے جتنا چاہے اس چند روزہ دنیا کی آسائشیں حاصل کرنے کے لئے صرف کرلے اور جتنا چاہے

آخرت کی ہمیشہ ہمیشہ زندگی کی نعمتیں حاصل کرنے کے لئے اللہ کی راہ میں صدقہ و خیرات کے طور پر صرف کرے وَ یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْیَتٰمٰی ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَیْرٌ ؕ اور آپ سے یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ فرما دیجئے کہ ان کے معاملات کی اصلاح کرنا بہت بہتر ہے وَ اِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ اور اگر تم ان کے خرچ کو اپنے ساتھ ملا لو تو وہ بھی تمہارے بھائی ہیں، اور اللہ خوب جانتا ہے کہ خرابی کرنے والا کون ہے اور بھلائی کرنے والا کون ہے وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۲۰﴾ اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں مشقّت میں ڈال دیتا، بیشک اللہ تعالیٰ کو ہر بات پر غلبہ حاصل ہے اور ہر بات کی حکمت معلوم ہے اگر یہ حکم دیا جاتا کہ جو یتیم تمہارے ساتھ رہتے ہیں ان کے خرچ کا حساب بالکل الگ رکھو تو یقیناً یہ حکم تمہیں مشقت میں ڈال دیتا وَ لَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰی یُؤْمِنَّ ؕ وَ لَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ اور جب تک مشرک عورتیں ایمان نہ لے آئیں ان کے ساتھ نکاح مت کرو، بیشک مسلمان لونڈی مشرک آزاد عورت سے بہتر ہے خواہ وہ تمہیں بھلی ہی لگے وَ لَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِیْنَ حَتّٰی یُؤْمِنُوْا ؕ وَ لَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اور مسلمان عورتوں کا مشرک مردوں سے بھی نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں، اور یقیناً مؤمن غلام بہتر ہے مشرک مرد سے خواہ وہ تمہیں بھلا ہی لگے اُولٰٓىِٕكَ یَدْعُوْنَ اِلَی النَّارِ ۖۚ وَ اللّٰهُ یَدْعُوْۤا اِلَی الْجَنَّةِ وَ الْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَ یُبَیِّنُ اٰیٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ یہ مشرک مرد اور

مشرک عورتیں تمہیں جہنم کی طرف بلاتے ہیں، اور اللہ اپنے حکم سے جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے، اور اللہ لوگوں کے لئے اس غرض اپنے احکام کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں

رکوع [۲۷]

وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ اور لوگ آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ آپ فرما دیجئے کہ وہ تکلیف دہ اور ناپاک چیز ہے، لہٰذا تم حیض کے دنوں میں عورتوں سے کنارہ کش رہا کرو، اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں ان سے قربت نہ کرو، اور جب وہ خوب پاک ہو جائیں تو ان سے قربت اختیار کرو جیسے اللہ نے اجازت عطا کی ہے اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾ بیشک اللہ توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے اور خوب پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۪ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۫ وَ قَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ؕ تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں پس تم اپنی کھیتیوں میں اللہ کی عطا کی ہوئی فطرت کے مطابق جیسے چاہو آؤ، اور اپنے اور اپنی اگلی نسل کے مستقبل کی فکر کرو وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۲۳﴾ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور اچھی طرح جان لو کہ تم اس کے حضور پیش ہونے والے ہو، اور اے نبی ﷺ! آپ ایمان والوں کو خوشخبری سنا دیجئے

آیت نمبر 224

آیات نمبر 224 تا 229 میں مسلمانوں کو اپنی قسم کے بارے میں محتاط رویہ رکھنے کی ہدایت اور طلاق رجعی اور خلع کے احکامات بیان کئے گئے ہیں

وَ لَا تَجۡعَلُوا اللّٰهَ عُرۡضَةً لِّاَیۡمَانِكُمۡ اَنۡ تَبَرُّوۡا وَ تَتَّقُوۡا وَ تُصۡلِحُوۡا بَیۡنَ النَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۲۲۴﴾ اللہ کے نام پر کھائی ہوئی قسموں کو بہانہ اور رکاوٹ نہ بناؤ نیکی کرنے، پرہیزگاری اختیار کرنے یا لوگوں میں صلح کرانے جیسے اچھے کاموں کے لئے، اور اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغۡوِ فِیۡۤ اَیۡمَانِكُمۡ وَ لٰكِنۡ یُّؤَاخِذُكُمۡ بِمَا كَسَبَتۡ قُلُوۡبُكُمۡ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوۡرٌ حَلِیۡمٌ ﴿۲۲۵﴾ اللہ تمہاری لغو قسموں پر تم سے مؤاخذہ نہیں فرمائے گا مگر ان قسموں کا ضرور مؤاخذہ فرمائے گا جو دل کی نیت کے ساتھ کھائی جائیں، اور اللہ بڑا بخشنے والا اور بردبار ہے اگلی آیات میں طلاق کے متعلق احکام بیان کئے گئے ہیں لِلَّذِیۡنَ یُؤۡلُوۡنَ مِنۡ نِّسَآئِهِمۡ تَرَبُّصُ اَرۡبَعَةِ اَشۡهُرٍ ۚ فَاِنۡ فَآءُوۡ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۲۲۶﴾ اور جو لوگ اپنی بیویوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھالیں ان کے لئے چار ماہ کی مہلت ہے پس اگر یہ لوگ اس مدت میں رجوع کرلیں تو بیشک اللہ بہت بخشنے والا اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے وَ اِنۡ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۲۲۷﴾ اور اگر انہوں نے طلاق دینے کا ارادہ ہی کرلیا ہو تو یہ انتہائی قدم اٹھانے سے پہلے یہ جان لو کہ بیشک اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے وَ الۡمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصۡنَ بِاَنۡفُسِهِنَّ

ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ اور جن عورتیں کو طلاق دی گئی ہو وہ اپنے آپ کو تین حیض تک روکے
رکھیں وَ لَا یَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ یَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیْۤ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ
یُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ، اگر وہ اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی
ہیں تو ان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اسے چھپائیں جو اللہ نے ان کے رحم میں پیدا فرما دیا
ہو وَ بُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْۤا اِصْلَاحًا ؕ اور اس
مدت یعنی عدت کے اندر اگر ان کے شوہر رجوع کرنا چاہیں تو وہ انہیں اپنی زوجیت
میں واپس لینے کے حق دار ہیں بشرطیکہ وہ حسن سلوک کا ارادہ رکھتے ہوں وَ لَهُنَّ
مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَ لِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَ اللّٰهُ
عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۲۸﴾ اور عورتوں کے بھی مردوں پر اسی طرح حقوق ہیں جیسے دستور
کے مطابق مردوں کے عورتوں پر، البتہ مردوں کو عورتوں پر ایک گونہ فضیلت ہے،
اور یہ سمجھ لو کہ اللہ ہر چیز پر غالب اور بڑی حکمت والا ہے [رکوع ۲۸] اَلطَّلَاقُ
مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ طلاق رجعی صرف دو
بار تک ہے، پھر یا تو بیوی کو شائستہ طریقے سے گھر میں بسانا ہو گا یا بھلے طریقہ سے
چھوڑ دینا ہو گا وَ لَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ شَیْـًٔا اِلَّاۤ اَنْ
یَّخَافَاۤ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا
جُنَاحَ عَلَیْهِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ اور تمہارے لئے جائز نہیں کہ جو چیزیں تم
انہیں دے چکے ہو طلاق کے وقت اس میں سے کچھ واپس لے لو، سوائے ایسی

صورت کہ دونوں کو یہ خوف ہو کہ اب دونوں اللہ کی حدود کو قائم نہ رکھ سکیں گے،
پھر اگر ایسی صورت ہو تو ان پر کوئی گناہ نہیں کہ بیوی خود شوہر کے دئے ہوئے مال
میں سے کچھ واپس دے کر علیحدگی حاصل لے شریعت کی اصطلاح میں یہ خلع کہلاتا ہے

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَ مَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾

یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں، پس تم ان سے آگے نہ بڑھو اور جو
لوگ اللہ کی حدود سے تجاوز کرتے ہیں سو وہی لوگ اپنے حق میں ظلم کرنے والے
ہیں

آیات نمبر 230 تا 233 میں تیسری طلاق کے بعد کے احکامات۔ تیسری طلاق کے بعد بچہ کو دودھ پلانے کے احکام۔

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ پھر اگر دو طلاقوں کے بعد شوہر تیسری مرتبہ بھی طلاق دیدے تو اس کے بعد وہ عورت اس کے لئے حلال نہ ہو گی جب تک کہ وہ عورت کسی اور شخص کے ساتھ نکاح نہ کرلے فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ پھر اگر وہ دوسرا شوہر بھی طلاق دے دے تو اب ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ دوبارہ نکاح کے بعد رجوع کرلیں بشرطیکہ دونوں یہ خیال کریں کہ اب وہ اللہ کی مقرر کردہ حدود کو قائم رکھ سکیں گے وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود کے احکام ہیں جنہیں وہ دانشمند لوگوں کے لئے صاف صاف بیان فرماتا ہے وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَّ لَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ اور جب تم عورتوں کو طلاق رجعی دے چکو اور وہ اپنی عدت پوری ہونے کے قریب آجائیں تو انہیں یا تو حسن سلوک سے اپنے نکاح میں رہنے دو یا انہیں اچھے طریقے سے چھوڑ دو، اور انہیں محض ستانے کے لئے نہ روکے رکھو کہ ان پر ظلم اور زیادتی کرتے رہو، اور

جو کوئی ایسا کرے گا در حقیقت وہ اپنی ہی جان پر ظلم کرے گا وَ لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰیٰتِ
اللّٰهِ هُزُوًا ۘ وَّ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ مَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ
الْكِتٰبِ وَ الْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اور اللہ کے احکام کو مذاق نہ بنالو، اور اللہ کی
اس نعمت کو یاد کرو جو تم پر کی گئی ہے اور اس کتاب کو اور حکمت و دانش کی باتوں کو جو
تم پر نازل کی ہیں جن سے وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ
اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۳۱﴾ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ بیشک اللہ سب کچھ
جانتا ہے رکوع [۲۹] وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ
اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ اور جب تم
عورتوں کو طلاق دے دو اور وہ اپنی عدت پوری کر چکیں تو تم ان کو نہ روکو اگر وہ اپنے
پرانے شوہر یا کسی اور شخص سے نکاح کرنا چاہیں جبکہ وہ دونوں شرعی دستور کے
مطابق باہم رضامند ہو جائیں ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ
الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اس حکم کے ذریعے ہر اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو تم میں
سے اللہ پر اور یومِ قیامت پر ایمان رکھتا ہو ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَ اَطْهَرُ ؕ وَ اللّٰهُ
يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾ اس حکم پر عمل کرنا تمہارے لئے بہت صفائی اور
پاکیزگی کی بات ہے، اور جو کچھ اللہ جانتا ہے وہ تم نہیں جانتے وَ الْوَالِدٰتُ
يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ اور
مائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس تک دودھ پلائیں یہ حکم اس شخص کے لئے ہے

جو پوری مدت دودھ پلوانا چاہے وَ عَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَ كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ اور دودھ پلانے والی ماؤں کا کھانا اور کپڑا دستور کے مطابق بچے کے باپ کے ذمہ ہو گا لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَ لَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۗ وَ عَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ مگر کسی شخص کو اس کی حیثیت سے بڑھ کر تکلیف نہ دی جائے، اور نہ تو ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے تنگ کیا جائے اور نہ باپ کو اس کے بچے کی وجہ سے تنگ کیا جائے، اور اگر باپ نہ ہو تو وارثوں پر بھی یہی حکم عائد ہو گا فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَ تَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ پھر اگر دونوں ماں باپ آپس کی رضامندی اور مشورے سے دو برس سے پہلے ہی دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں وَ اِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْۤا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّاۤ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۳﴾ اور پھر اگر تم اپنی اولاد کو کسی اور دایہ سے دودھ پلوانا چاہتے ہو تب بھی تم پر کوئی گناہ نہیں جب کہ تم دستور کے مطابق ان کا حق ادا کر دو، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور یہ جان لو کہ بیشک جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے خوب دیکھنے والا ہے

آیات نمبر 234 تا 237 میں شوہر کی وفات کی صورت حال اور طلاق کے بعد مہر کی ادائیگی کے احکامات بیان کئے گئے ہیں

وَ الَّذِیۡنَ یُتَوَفَّوۡنَ مِنۡکُمۡ وَ یَذَرُوۡنَ اَزۡوَاجًا یَّتَرَبَّصۡنَ بِاَنۡفُسِہِنَّ
اَرۡبَعَۃَ اَشۡہُرٍ وَّ عَشۡرًا ۚ اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جائیں اور انکی بیویاں
زندہ ہوں تو وہ بیویاں اپنے آپ کو چار ماہ دس دن تک روکے رکھیں فَاِذَا بَلَغۡنَ
اَجَلَہُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ فِیۡمَا فَعَلۡنَ فِیۡۤ اَنۡفُسِہِنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ؕ وَ
اللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ ﴿۲۳۴﴾ جب وہ اپنی عدت کی مدت پوری کر لیں تو پھر شرعی
دستور کے مطابق جو کچھ وہ اپنے متعلق فیصلہ کرنا چاہیں، تم پر اس معاملے میں کوئی
ذمہ داری نہیں، اور اللہ تمہارے تمام اعمال سے پوری طرح باخبر ہے وَ لَا جُنَاحَ
عَلَیۡکُمۡ فِیۡمَا عَرَّضۡتُمۡ بِہٖ مِنۡ خِطۡبَۃِ النِّسَآءِ اَوۡ اَکۡنَنۡتُمۡ فِیۡۤ
اَنۡفُسِکُمۡ ؕ اور اس بات میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ زمانہ عدت میں بھی ان
عورتوں کو اشارۃً نکاح کا پیغام دے دو یا اپنے دلوں میں نکاح کی خواہش پوشیدہ رکھو
عَلِمَ اللّٰہُ اَنَّکُمۡ سَتَذۡکُرُوۡنَہُنَّ وَ لٰکِنۡ لَّا تُوَاعِدُوۡہُنَّ سِرًّا اِلَّاۤ اَنۡ
تَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا ۬ؕ اللہ جانتا ہے کہ تم جلد ہی ان سے نکاح کا ذکر کرو گے،
مگر عدت کے دوران ان سے خفیہ طور پر قول و قرار یا وعدہ نہ کرنا سوائے اس کے کہ
تم شرعی دستور کے مطابق اشارۃً کوئی بات کہہ دو وَ لَا تَعۡزِمُوۡا عُقۡدَۃَ النِّکَاحِ

حَتّٰی یَبۡلُغَ الۡکِتٰبُ اَجَلَہٗ ؕ وَ اعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ یَعۡلَمُ مَا فِیۡۤ اَنۡفُسِکُمۡ فَاحۡذَرُوۡہُ ۚ وَ اعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ حَلِیۡمٌ ﴿۲۳۵﴾

اور جب تک مقررہ عدت اپنی میعاد کو نہ پہنچ جائے اس وقت تک عقدِ نکاح کا پختہ ارادہ نہ کرو، اور جان لو کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اللہ اسے خوب جانتا ہے سو اس سے ڈرتے رہو، اور یقین مانو کہ اللہ بڑا بخشنے والا اور بڑا تحمل والا ہے

رکوع [۳۰]

لَا جُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ اِنۡ طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمۡ تَمَسُّوۡہُنَّ اَوۡ تَفۡرِضُوۡا لَہُنَّ فَرِیۡضَۃً ۚۖ

تم پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں کہ تم عورتوں کو ان کے پاس جانے یا ان کا حق مہر مقرر کرنے سے پہلے طلاق دے دو

وَّ مَتِّعُوۡہُنَّ ۚ عَلَی الۡمُوۡسِعِ قَدَرُہٗ وَ عَلَی الۡمُقۡتِرِ قَدَرُہٗ ۚ مَتَاعًۢا بِالۡمَعۡرُوۡفِ ۚ حَقًّا عَلَی الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۲۳۶﴾

البتہ ایسی صورت میں انہیں دستور کے مطابق کچھ خرچ ضرور دے دو، یہ سلوک صاحب وسعت پر اس کی حیثیت کے مطابق لازم ہے اور تنگ دست پر اس کی حیثیت کے مطابق۔ بہر حال یہ خرچ مناسب طریق پر دیا جائے نیک لوگوں پر ایسا سلوک کرنا واجب ہے

وَ اِنۡ طَلَّقۡتُمُوۡہُنَّ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَمَسُّوۡہُنَّ وَ قَدۡ فَرَضۡتُمۡ لَہُنَّ فَرِیۡضَۃً فَنِصۡفُ مَا فَرَضۡتُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ یَّعۡفُوۡنَ اَوۡ یَعۡفُوَا الَّذِیۡ بِیَدِہٖ عُقۡدَۃُ النِّکَاحِ ؕ

جن عورتوں کے لئے تم مہر مقرر کر چکے تھے اگر ان کو ملاقات سے پہلے طلاق دے دی تو اس مہر کا جو تم نے مقرر کیا تھا نصف دینا ضروری ہے سوائے اس کے کہ وہ عورت خود معاف کر دے یا وہ شوہر جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے اس رعایت سے دستبردار

ہو کر اپنا حق معاف کر دے اور اپنی خوشی سے پورا مہر ادا کر دے وَ اَنْ تَعْفُوْۤا

اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ تمہارا اپنے اپنے حقوق کو معاف کر دینا تقویٰ کے زیادہ قریب

ہے وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَیْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۲۳۷﴾ اور تم

آپس میں ایک دوسرے پر احسان اور بھلائی کرنا نہ بھولا کرو، بیشک اللہ تمہارے

اعمال کو دیکھ رہا ہے

آیت نمبر 238

آیات نمبر 238 تا 242 میں ہر حالت میں نماز کی پابندی کی ہدایت اور بیوہ اور مطلقہ عورتوں کے بارے میں کچھ ضمنی ہدایات

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿۲۳۸﴾ سب نمازوں کی محافظت کیا کرو خاص طور پر درمیان والی نماز کی اور اللہ کے حضور باادب کھڑے ہوا کرو فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۹﴾ پھر اگر تم حالتِ خوف میں ہو تو خواہ پیدل ہو یا سوار جیسے بھی ہو نماز پڑھ لیا کرو، پھر جب تم حالتِ امن میں آجاؤ تو اللہ کو اسی طرح یاد کرو جس طرح اس نے تمہیں سکھایا ہے جو تم پہلے نہیں جانتے تھے وَ الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ يَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۖۚ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۗ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۴۰﴾ اور تم میں سے جو لوگ فوت ہونے لگیں اور انکی بیویاں زندہ ہوں ان پر لازم ہے کہ مرنے سے پہلے اپنی بیویوں کو ایک سال تک کا خرچہ دینے اور انہیں اپنے گھروں سے نہ نکالنے کی وصیّت کر جائیں، پھر اگر وہ خود اپنی مرضی سے جانا چاہیں اور دستور کے مطابق جو کچھ بھی وہ اپنے حق میں کرنا چاہیں تم پر اس معاملے میں کوئی گناہ نہیں، اور اللہ بڑا زبردست اور بڑی حکمت والا ہے یہ ابتدائی احکام تھے۔ احکام میراث نازل ہو جانے کے بعد

اب شوہر کی وفات پر بیوہ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی عدت شوہر کے گھر میں گزارے اور وراثت میں اپنا حصہ حاصل کرے

وَ لِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِیْنَ ﴿۲۴۱﴾ اور مطلقہ عورتوں کو بھی مناسب طور پر کچھ نہ کچھ دے کر رخصت کیا جائے، ایسا کرنا پرہیزگاروں پر واجب ہے

كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۴۲﴾ اللہ اس طرح تمہارے لئے اپنے احکام صاف صاف بیان فرماتا ہے تاکہ تم سمجھ سکو

رکوع [۳۱]

آیات نمبر 243 تا 248 : مسلمانوں کا قبلہ کفار کے قبضہ میں تھا جسے آزاد کرانا ضروری تھا۔ ان آیات میں یہ باور کرانے کے بعد کہ زندگی اور موت اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے اور موت کا ایک وقت معین ہے جس سے مفر ممکن نہیں، مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دی گئی ہے۔ بنی اسرائیل کی تاریخ کا ایک باب بیان کیا گیا ہے جب وہ بھی اپنے دشمنوں کے خلاف ایسی ہی مشکلات میں گرفتار تھے جیسے مسلمان ان آیات کے نزول کے وقت تھے، بنی اسرائیل نے جہاد کا راستہ اختیار کیا اور اللہ کی مدد و نصرت سے اپنے دشمنوں پر فتحیاب ہوئے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ هُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۪ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۫ ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ؕ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے نکل گئے تھے حالانکہ وہ ہزاروں کی تعداد میں تھے، تو اللہ نے انہیں حکم دیا کہ مر جاؤ، پھر اللہ نے انہیں زندہ کر دیا بنی اسرائیل کی تاریخ کا ایک واقعہ جب یہ لوگ موت سے بچنے کے لئے اپنے گھروں سے نکل بھاگے، لیکن پھر بھی موت نے انہیں آ پکڑا۔ اللہ نے انہیں دوبارہ زندہ کر دیا تاکہ وہ خود بھی سبق حاصل کریں کہ موت سے فرار ممکن نہیں اور دوسروں کے لئے نشانی بن جائیں اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾ بیشک اللہ لوگوں پر بڑا فضل فرماتا ہے لیکن اکثر لوگ اس کا شکر ادا نہیں کرتے وَ قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۴﴾ اللہ کی راہ میں جنگ کرو اور جان لو کہ اللہ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ کون ہے جو اللہ کو قرضِ حسنہ دے پھر اللہ اس

کے بدلے میں اسے کئی گنا بڑھا کر واپس دے گا وَ اللّٰهُ يَقْبِضُ وَ يَبْصُۜطُ وَ
اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۵﴾ اور اللہ ہی تمہارے رزق میں تنگی دیتا ہے اور وہی فراخی دیتا
ہے، اور آخر کار تم سب اسی کی طرف واپس لوٹ کر جاؤ گے اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ
مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ کیا آپ نے موسیٰ علیہ السلام کے بعد
بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے سرداروں کا واقعہ نہیں سنا اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ
ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ جب انہوں نے اپنے زمانے کے نبی
سے کہا کہ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کر دیں تاکہ ہم اللہ کی راہ میں جہاد کریں
قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ نبی نے فرمایا
کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر جہاد فرض کر دیا جائے تو تم جہاد سے انکار کر دو قَالُوْا وَ مَا
لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ قَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَ اَبْنَآئِنَا ؕ وہ
کہنے لگے کہ بھلا ہم اللہ کی راہ میں جہاد کیوں نہ کریں گے حالانکہ ہمیں اپنے گھروں
سے بے گھر اور اولاد سے جدا کر دیا گیا ہے فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا
اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۴۶﴾ سو جب ان پر جہاد فرض کر دیا
گیا تو ان میں سے چند ایک کے سوا سب پھر گئے، اور اللہ نافرمانوں کو خوب جاننے والا
ہے وَ قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ ان کے نبی
نے ان لوگوں سے فرمایا کہ بیشک اللہ نے تمہارے لئے طالوت کو بادشاہ مقرّر فرما دیا
ہے قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَ لَمْ

يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ط اس پر وہ کہنے لگے کہ اسے ہم پر حکومت کرنے کا حق
کیسے مل گیا حالانکہ حکومت کرنے کے ہم اس سے زیادہ حق دار ہیں اس کے پاس تو
مال و دولت بھی زیادہ نہیں ہے قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَ زَادَهٗ بَسْطَةً
فِي الْعِلْمِ وَ الْجِسْمِ ط نبی نے فرمایا بیشک اللہ نے تم پر حکومت کے لئے اسے
چن لیا ہے اور اللہ نے اسے دماغی اور جسمانی صلاحیتیں تم سے زیادہ عطا فرمائی ہیں وَ
اللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ط وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۷﴾ اور اللہ کو اختیار ہے کہ
اپنی سلطنت جسے چاہے عطا کرے، اور اللہ بڑی وسعت والا اور خوب جاننے والا ہے
وَ قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖۤ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ
مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ بَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَ اٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ط
اور ان کے نبی نے ان سے فرمایا کہ اللہ کی جانب سے طالوت کو بادشاہ بنائے جانے کی
نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ صندوق آجائے گا جس میں تمہارے رب کی جانب
سے تسکین قلب کا سامان ہے اور کچھ آلِ موسٰی اور آلِ ہارون کے چھوڑے ہوئے
تبرکات ہوں گے، اس صندوق کو فرشتے اٹھا کر لائیں گے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۴۸﴾ بیشک اس صندوق کے آنے میں تمہارے لئے بڑی نشانی
ہے، اگر تم ایمان رکھتے ہو رکوع [۳۲]

آیات نمبر 249 تا 253: پچھلی آیات میں جہاد کے متعلق بنی اسرائیل کی تاریخ کا ایک قصہ بیان کیا گیا تھا۔ یہاں اس کا بقایا حصہ بیان کیا گیا ہے جب اللہ پر یقین رکھنے والی بنی اسرائیل کی ایک چھوٹی جماعت نے کفار کے ایک بڑے لشکر کو شکست سے دوچار کر دیا۔ وضاحت کہ اللہ نے بعض رسولوں کو بعض پر فضیلت عطا کی ہے۔

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَ مَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ پھر جب طالوت اپنی فوجوں کو لے کر روانہ ہوا تو اس نے کہا کہ بیشک اللہ تمہیں ایک دریا کے ذریعہ آزمائش میں ڈالے گا، جس کسی نے اس میں سے پانی پی لیا تو وہ میرا ساتھی نہیں ہو گا، اور جس نے اس میں سے پانی نہیں پیا وہ میرا ساتھی ہو گا ہاں البتہ اگر کوئی شخص مجبور ہو اور اپنے ہاتھ سے صرف ایک چلّو بھر پانی پی لے تو کوئی مضائقہ نہیں، لیکن ان میں سے چند لوگوں کے سوا باقی سب نے سیراب ہو کر پانی پی لیا فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَ جُنُوْدِهٖ ؕ پھر جب طالوت اور ان کے ایمان والے ساتھی دریا پار کر گئے، تو وہ کہنے لگے کہ آج ہم میں یہ طاقت نہیں کہ جالوت اور اس کی فوجوں کا مقابلہ کر سکیں بہت تھوڑے لوگوں نے پانی پینے میں احتیاط کی تھی اور وہی لوگ دریا پار کر سکے۔ اپنی قلیل تعداد دیکھ کر اکثر لوگوں کا یہی

گمان تھا کہ ہم جالوت کے اتنے بڑے لشکر کا مقابلہ نہ کر سکیں گے قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ
اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً ۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ مَعَ
الصّٰبِرِيْنَ ﴿۲۴۹﴾ البتہ جو لوگ یہ یقین رکھتے تھے کہ آخر کار انہیں اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے، وہ
کہنے لگے کہ بسا اوقات اللہ کے حکم سے ایک چھوٹی سی جماعت بڑی جماعت پر غالب آجاتی ہے،
اور اللہ ثابت قدم رہنے والوں کے ساتھ ہے وَ لَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَ جُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ
اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾ اور جب وہ
لوگ جالوت اور اس کی فوجوں کے سامنے آئے تو انہوں نے اللہ سے دعا کی کہ اے ہمارے رب!
ہمیں بے انتہا صبر عطا فرما اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور ہمیں اس کافر قوم پر غلبہ عطا فرما
فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ۫ وَ قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَهٗ
مِمَّا يَشَآءُ ؕ پھر طالوت کے ساتھیوں نے اللہ کے حکم سے جالوت اور اسکی فوجوں کو شکست
دے دی، اور داؤد علیہ السلام نے جالوت کو قتل کر دیا اور اللہ نے داؤد علیہ السلام کو سلطنت اور
حکمت عطا فرمائی اور جو کچھ اور بھی چاہا انہیں سکھایا وَ لَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ
بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۵۱﴾ اور اگر اللہ اسطرح
انسانوں کے ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے ذریعے نہ ہٹاتا رہے تو زمین کا نظام بگڑ جائے مگر اللہ
دنیا کے لوگوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّكَ
لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۵۲﴾ یہ اللہ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو صحیح پڑھ کر سناتے ہیں، اور بیشک آپ
ہمارے رسولوں میں سے ہیں

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ ہمارے بھیجے ہوئے ان رسولوں میں سے ہم نے بعض رسولوں کو دوسروں پر فضیلت و بزرگی عطا کی ہے، ان میں سے بعض تو وہ ہیں جن سے اللہ نے براہِ راست کلام فرمایا ہے اور بعض کے مراتب و درجات بلند فرمائے وَ اٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَ اَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کو روشن نشانیاں عطا کیں اور روح القدس کے ذریعے اس کی مدد فرمائی وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَ لٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَ مِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ اور اگر اللہ چاہتا تو ان رسولوں کے بعد آنے والے لوگ، اپنے پاس روشن نشانیاں آجانے کے بعد آپس میں کبھی بھی نہ لڑتے مگر انہوں نے باہم اختلاف کیا، پھر ان میں سے کوئی ایمان لے آیا اور کسی نے کفر کی راہ اختیار کی اس دنیا میں ہر شخص کو اچھے اور برے اعمال کرنے کا اختیار دیا گیا ہے کہ یہی اس کا امتحان ہے، جس کی بنیاد پر قیامت کے دن اس کے مستقبل کا فیصلہ ہو گا، ہمیشہ کے لئے جنت یا جہنم وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۫ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۲۵۳﴾ اگر اللہ کو منظور ہوتا تو یہ لوگ کبھی بھی آپس میں خونریزی نہ کرتے، مگر اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے رکوع [۳۳]

آیات نمبر 254 تا 257 میں انفاق فی سبیل اللہ کی تلقین اور آیت الکرسی جس کا موضوع توحید ہے اور قرآن کی عظیم آیت ہے، نیز یہ کہ دین کے معاملہ میں جبر نہیں ہے، جو کوئی ایمان لائے گا سو اپنے ہی فائدہ کے لئے ایمان لائے گا اور یہ کہ اہل ایمان کا حامی و مددگار اللہ ہے اور کافروں کا حامی و مددگار شیطان ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۴﴾ اے ایمان والو! جو کچھ ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اس میں سے اس دن کے آنے سے پہلے اللہ کی راہ میں خرچ کرلو، جس دن نہ کوئی خرید و فروخت ہو گی اور نہ کوئی دوستی کام آئے گی اور نہ کوئی سفارش چلے گی، اور انکار کرنے والے ہی ظالم و نافرمان ہیں تمام مال و دولت اللہ ہی کا عطا کردہ ہے اور یہ انسان کی آزمائش کے لئے ہے۔ اس بات کی ترغیب دی گئی ہے کہ یہی وقت ہے جب زیادہ سے زیادہ مال اللہ کی راہ میں خرچ کر کے جنت کی دائمی نعمتیں حاصل کی جا سکتی ہیں کہ مال کا یہی بہترین مصرف ہے، اس دنیا سے جانے کے بعد انسان اپنے اس مال سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ اللہ وہ ہستی ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ وہ خود قائم رہنے والا اور دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے، نہ اس پر اونگھ طاری ہوتی ہے اور نہ نیند لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کی ملکیت ہے مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ ایسا کون ہے جو اس کی بارگاہ میں اس کی اجازت کے بغیر کسی کی سفارش کر

سکے؟ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ۚ وَ لَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ وَ لَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾ جو کچھ لوگوں کے سامنے ہو رہا ہے وہ اسے بھی جانتا ہے اور جو کچھ ان کے بعد ہونے والا ہے وہ اسے بھی جانتا ہے، اور وہ لوگ اس کی معلومات میں سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے، اس کی حکومت تمام آسمانوں اور زمین پر چھائی ہوئی ہے، اور اللہ پر اس زمین و آسمان کی نگہبانی ہرگز گراں نہیں، وہی سب سے بلند مرتبہ اور بڑی عظمت والا ہے لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ دین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں، بیشک ہدایت کی راہ گمراہی کی راہ سے سے نمایاں اور ممتاز ہو چکی ہے فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵۶﴾ سو جس شخص نے تمام معبودانِ باطلہ کا انکار کیا اور اللہ پر ایمان لے آیا تو اس نے ایک ایسے مضبوط حلقہ کا سہارا تھام لیا جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں، اور اللہ خوب سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ۬ جو لوگ ایمان لاتے ہیں ان کا حامی و مددگار اللہ ہے وہ انہیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾ اور جو لوگ کافر ہیں ان کے حامی و مددگار شیاطین ہیں وہ انہیں روشنی سے نکال کر تاریکیوں کی طرف لے جاتے ہیں، یہی لوگ آگ میں جانے والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے رکوع [۳۴]

آیات نمبر 258 تا 260 میں تاریخ سے تین مثالیں بیان کی گئی ہیں جن کا موضوع توحید ہی ہے کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے زندگی اور موت اسی کے ہاتھ میں ہے، وہی زندگی دیتا ہے، وہی موت دیتا ہے اور وہ موت کے بعد زندہ کرنے پر بھی قادر ہے

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰھٖمَ فِیْ رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ کیا آپ نے اس شخص کو نہیں دیکھا جسے ہم نے تو اقتدار بخشا لیکن بجائے شکر گزار ہونے کے وہ ابراہیم (علیہ السّلام) سے ان کے اور اپنے رب کے بارے میں جھگڑنے لگا اِذْ قَالَ اِبْرٰھٖمُ رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَ اُمِیْتُ ؕ جب ابراہیم (علیہ السّلام) نے کہا کہ میرا رب تو وہ ہے جو زندگی بخشتا ہے اور موت بھی دیتا ہے، تو وہ کہنے لگا کہ زندگی اور موت تو میں بھی دیتا ہوں بادشاہ ہونے کی وجہ سے جس کو چاہوں موت کے گھاٹ اتار دوں اور جس کو چاہوں موت کا مستحق ہونے کے باوجود معاف کر کے آزاد کر دوں، قَالَ اِبْرٰھٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۵۸﴾ۚ ابراہیم (علیہ السّلام) نے کہا کہ بیشک اللہ سورج کو مشرق سے نکالتا ہے تُو اسے مغرب کی طرف سے نکال کر دکھا! سو وہ کافر مبہوت ہو کر رہ گیا، اور اللہ ایسے ظالموں کو راہ راست نہیں دکھایا کرتا پچھلی آیت میں بادشاہ کی طرف سے زندگی اور موت دینے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ اگلی دو آیات میں دو مثالوں کے ذریعہ یہ واضح کیا گیا ہے کہ اللہ کی طرف سے موت اور زندگی دینے کا اصل مطلب کیا ہے۔ اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَةٍ وَّ هِیَ

خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ

مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ یا اسی طرح اس شخص کو نہیں دیکھا جو ایک بستی پر سے ایسی

حالت میں گزرا جو اپنی چھتوں پر گری پڑی تھی تو اس نے حیرانگی سے کہا کہ اللہ اس

بستی کو موت کے بعد کیسے زندہ کرے گا، اس پر اللہ نے اسے سو سال تک مُردہ رکھا

پھر اُسے زندہ کر اٹھایا قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ

اور اس سے پوچھا تُو مرنے کے بعد کتنی مدت اس حال میں رہا ہے؟ اس نے کہا کہ میں

ایک دن یا ایک دن سے بھی کچھ کم رہا ہوں قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ

اِلٰى طَعَامِكَ وَ شَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ اللہ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ تُو اس حالت

میں سو سال تک رہا ہے اب تُو اپنے کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھ کہ اس میں ذرا تغیر

نہیں آیا وَ انْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَ لِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَ انْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ

كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ اور اپنے گدھے کو بھی دیکھ، اور یہ ہم نے

اس لئے کیا کہ ہم تجھے زمانے کے لوگوں کے لئے اپنی نشانی بنا دیں اور اب تو اپنے

گدھے کی ان ہڈیوں کی طرف دیکھ ہم انہیں کیسے جوڑتے ہیں اور پھر کیسے ان پر

گوشت چڑھاتے ہیں فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

قَدِيْرٌ ﴿۲۵۹﴾ اس طرح جب حقیقت اس کے سامنے آشکارہ ہو گئی تو وہ بول اٹھا کہ میں

خوب جان گیا ہوں کہ بیشک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے یہ بنی اسرائیل کی تاریخ کا

واقعہ تھا وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ قَالَ اَوَ لَمْ

تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَ لٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِىْ ؕ اور یاد کرو جب ابراہیم (علیہ السّلام) نے عرض کیا کہ اے میرے رب! مجھے دکھادے کہ تُو مُردوں کو کس طرح زندہ کرے گا؟ اللہ نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر یقین نہیں لائے؟ ابراہیم (علیہ السّلام) نے عرض کیا کیوں نہیں، یقین تو رکھتا ہوں لیکن یہ چاہتا ہوں کہ مشاہدہ کیفیت سے میرے دل کو بھی خوب اطمینان حاصل ہو جائے قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ وَ اعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝٢٦٠ اللہ نے فرمایا کہ اچھا تم چار پرندے پکڑ لو پھر انہیں اپنے آپ سے مانوس کر لو پھر ہر پہاڑ پر ان کا ایک ایک ٹکڑا رکھ دو، پھر انہیں اپنی طرف بلاؤ، وہ تمہارے پاس دوڑتے ہوئے چلے آئیں گے، اور اس بات کو اچھی طرح جان لو کہ یقیناً اللہ بڑا زبردست اور بڑی حکمت والا ہے

رکوع[۳۵]